## 163503 ـ كيا اہل حديث نام ركھنا درست ہے؟

**سوال**

ميں ہندوستان ميں رہتا ہوں، اور ميں نے سن 2008ء ميں اسلام قبول كيا تھا، ميرا تعلق رومن كيتھولك چرچ سے تھا، اور اب ميں جس مسجد ميں جاتا ہوں وہ اہل حديث كى مسجد ہے، ميرے علاقے ميں لوگ اپنے مسلمان ہونے سے زيادہ اہل حديث ہونے پر زيادہ زور ديتے ہيں، جبكہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: جو جماعت جنت ميں داخل ہوگى وہ قرآن وسنت كى اتباع كرتى ہوگى، مجھے وضاحت سے بتلائيں كہ كيا يہ جائز ہے كہ ہم اپنے كو اہل حديث كہيں يا مسلمان ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

پہلى بات:

آپ كے اسلام قبول كرنے كے بارے ميں سن كر ہميں بہت خوشى ہوئى، اور پھر آپ مسجد ميں جاكر نماز ادا كرنے كى پابندى بھى كرتے ہيں اس سے اور زيادہ مسرت ملى، اللہ تعالى سے دعا ہے كہ آپكو مزيد ہدايت اور ثابت قدمى سے نوازے۔

دوسرى بات:

كوئى مسلمان جماعت اپنے آپ كو اہل سنت يا اہل حديث وغيرہ ناموں سے موسوم كرے جن سے صحيح منہج كى نشاندہى اور اتباعِ كتاب وسنت آشكار ہو تو اس ميں كوئى حرج والى بات نہيں، تا كہ ديگر بدعتى فرقوں سے امتياز ہوسكے، جبكہ "مسلم" نام بلاشک وشبہ ايک عظيم اور اعلى نام ہے ، ليكن ... افسوس كہ مسلمان مختلف گروہوں ميں بٹ چكے ہيں، يہ صوفى، وہ شيعى اور فلاں عقل پرست ...

بلكہ اسلام كى طرف كچھ ايسے لوگ بھى نسبت كرتے ہيں جو حقيقت ميں مسلمان ہى نہيں، جيسے بہائيت، اور بريلويت ۔

چنانچہ اگر کوئی مسلمان اپنے بارے میں یہ کہے کہ وہ اہل حدیث ہے، تو وہ اسکی بنا پر آپنے آپ کو ان گمراہ فرقوں سے جدا رکھنا چاہتا ہے، اور اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہے کہ وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"سلفی منہج کی طرف نسبت کرنے والے پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہے، بلکہ اگر کوئی نسبت ظاہر کرتا ہے تو اسے قبول کرنا چاہئے، اس بات پر سب کا اتفاق ہے، کیونکہ مذہبِ سلف حق ہی ہوسکتا ہے، اور اگر سلف کی طرف نسبت کا قائل شخص ظاہری اور باطنی ہر دو طرح سے سلف کے ساتھ اتفاق رکھتا ہو تو وہ ایسے مؤمن کی طرح ہے جو باطنی اور ظاہری طور پر حق پر ہے، اور اگر یہ شخص صرف ظاہری طور پر سلف کی موافقت کرتا ہے ، باطنی طور پر نہیں تو یہ شخص منافق کے درجہ میں ہے، اس لئے اسکی ظاہری حالت کو مان لیا جائے گا، اور دل کا معاملہ اللہ کے سپرد کردیا جائے گا، کیونکہ ہمیں لوگوں کے دلوں کا بھید لگانے کاحکم نہیں دیا گیا کہ وہ اندر سے کیسے ہیں" ماخوذ از: " مجموع الفتاوی " ( 1 / 149)

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

"سلفی کہلوانا اگر حقیقت پر مبنی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر خالی دعوی ہو تو اس کیلئے اپنے آپ کو سلفی کہلوانا درست نہیں کیونکہ وہ سلف کے منہج پر ہی نہیں ہے" ماخوذ از: " الأجوبة المفيدة على أسئلة المناهج الجديدة " ( ص 13 )

یہ بات ذہن نشین رہے کہ "اہل حدیث"نام رکھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ لوگ قرآن مجید پر عمل نہیں کرتے، اور شاید آپکو اسی وجہ سے تعجب ہوا ہو ، بلکہ اہل حدیث قرآن و سنت پر عمل کرتے ہیں، یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلتے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے نقش قدم کی اتباع کرتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

(وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)

ترجمہ: وہ مہاجر اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے ایمان لانے میں سبقت کی اور وہ لوگ جنہوں نے احسن طریق پران کی اتباع کی، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن میں نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ التوبة/100

تیسری بات:

اللہ تعالی نے آپ پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ آپ اسلام کی نعمت پانے کے بعد اہل حدیث ، اہل سنت والجماعت میں رہتے ہیں، آپ اُنکے ساتھ مزید جُڑے رہیں، اور انہی کی اقتدا کرتے ہوئے انکے طریقے پر چلیں۔

اسی طرح آپ سوال (159436)نمبر کا جواب بھی ملاحظہ کریں اس میں ہندوستا ن کی "جماعت اہل حدیث"کے بارے میں مختصر تعارف ہے، تا کہ آپ کو ان کے ساتھ رہنے کا مزید شوق ہو۔

ایسے ہی آپ سوال نمبر ( 12761 ) کا جواب ملاحظہ کریں، اس میں سلف صالحین کے نزدیک "اہل حدیث"مصطلح کی مزید وضاحت ہے۔

واللہ اعلم .